# شیخ محمد بن طاہر پٹنی

ملک عبد الرشید عراقی

برصغیر پاک و ہند میں اشاعت اسلام' توحید و سنت کی ترقی و ترویج اور شرک و بدعت کی تردید و توبیخ میں جن علمائے کرام نے نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ ان میں شیخ محمد بن طاہر پٹنی کا نام بھی آتا ہے۔ شیخ محمد بن طاہر نے توحید و سنت کی اشاعت اور شرک و بدعت کی تردید میں بے شمار مصائب و تکالیف کا سامنا کیا۔ اور آخر اس راہ میں اپنی جان قربان کر دی۔

شیخ محمد بن طاہر کا تعلق احمد آباد (گجرات) کے قصبہ پٹن سے تھا۔ جہاں آپ ۱۵۰۷ / ۹۱۳ھ میں پیدا ہوئے۔ پٹن کی نسبت وہ پٹنی کہلاتے تھے۔ شیخ بوہرہ قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ محی السنہ مولانا سید نواب صدیق حسن خاں ۱۸۹۰ / ۱۳۰۷ھ لکھتے ہیں کہ

شیخ محمد بن طاہر قوم بوہرہ سے تھے۔ (۱)

**تحصیل علم :۔** شیخ محمد بن طاہر نے ابتدائی تعلیم اپنے قصبہ پٹن میں حاصل کی۔ سب سے پہلے قرآن مجید حفظ کیا اس کے بعد دوسرے جملہ علوم اسلامیہ کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور بڑی سعی و محنت سے ۱۵ سال کی عمر میں علوم متداولہ میں دسترس حاصل کرلی۔ شیخ محمد بن طاہر نے جس زمانہ میں ہوش سنبھالا گجرات علوم و فنون کا مرکز تھا' آپ نے اپنے وقت کے اساتذہ کرام سے علوم اسلامی میں استفادہ کیا۔

شیخ محمد اکرام مرحوم لکھتے ہیں۔

گجرات میں سب سے زیادہ شہرت شیخ محمد بن طاہر پٹنی (۱۵۷۸ء) اور علامہ وجیہہ الدین گجراتی (۱۵۹۰ھ) نے پائی۔ (۲)

**حرمین شریفین کا سفر:۔** شیخ محمد طاہر اپنے وطن میں تعلیم مکمل کر کے حرمین شریفین تشریف لے گئے۔ اور وہاں کے مستند علمائے کرام سے فن حدیث کی تکمیل کی۔ جن میں شیخ ابو الحسن بکری' علامہ احمد بن حجر ہیثمی' شیخ جاراللہ بن فہد مکی اور شیخ عبدالوہاب متقی اور شیخ علی متقی جون پوری خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

شیخ عبدالوہاب متقی سے خاص طور پر استفادہ کیا۔

محی السنہ مولانا سید نواب صدیق حسن خاں (۱۸۹۰ / ۱۳۰۷ھ) لکھتے ہیں:

"رحل الی الحرمین وصحب الشیخ عبد الوہاب المتقی خلیفتہ الشیخ علی المتقی و

**اکتسب علم الحدیث و عاد الی الموطن و استقر بہا اثنین و خمسین منہ بجمعیۃ الظاہر والباطن ونشر العلوم (۳)**

۲۲ سال کی عمر میں حرمین شریفین کا سفر کیا اور شیخ علی متقی کے خلیفہ شیخ عبدالوہاب متقی کی صحبت میں رہے ان سے علم حدیث حاصل کیا اور اپنے وطن کی طرف لوٹے اور ۵۲ سال تک ظاہر و باطن کی جمعیت کے ساتھ یہیں ٹھہرے رہے اور علوم کی اشاعت کرتے رہے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی (۱۶۴۲ء / ۱۰۵۲ھ) لکھتے ہیں کہ شیخ محمد بن طاہر پٹنی نے مکہ معظمہ میں شیخ علی متقی سے بھی استفادہ کیا فرماتے ہیں کہ۔

مکہ معظمہ میں شیخ اجل علی متقی ہندی کی بارگاہ فضل و کمال میں بھی ان کی رسائی ہوئی اور ان سے خاص طور پر استفادہ کیااور ان سے بیعت بھی ہوئے (۴)

مولانا آزاد بلگرامی نے بھی اس کا تذکرہ ماثر الکرام میں کیا ہے (۵) اور مولانا سید نواب صدیق حسن خاں نے بھی اتحاف النبلاء میں اس کی تصریح کی ہے۔ (۶)

**درس و تدریس :۔** حرمین شریفین میں کئی برس قیام کے بعد شیخ محمد بن طاہر پٹنی وطن واپس تشریف لائے اور درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں مشغول ہوئے۔ انہوں نے ایک دینی مدرسہ کی بنیاد رکھی۔ جس کے صدر مدرس شیخ خود تھے اس مدرسہ میں تمام علوم اسلامی پڑھائے جاتے تھے۔ حدیث کی تعلیم شیخ محمد بن طاہر خود دیتے تھے۔ (۷)

**شیخ محمد بن طاہر پٹنی کا کتب خانہ :۔** شیخ محمد بن طاہر نے اپنے علمی ذوق اور علم و فن سے غیر معمولی اشتغال کی بنا پر ایک کتب خانہ بھی قائم کیا تھا۔ جو نادر' بیش قیمت اور اہم کتابوں پر مشتمل تھا۔ اس میں عرب و عجم سے کتابیں منگوا کر جمع کی تھیں۔ جب تک اس خاندان کے لوگوں کو علم سے اشتغال رہا کتابیں محفوظ رہیں۔ پھر آہستہ آہستہ ضائع ہو گئیں۔ (۸)

**علم حدیث سے شغف :۔** شیخ محمد بن طاہر جملہ علوم اسلامیہ یعنی تفسیر حدیث فقہ اصول فقہ تاریخ' اسماء الرجال' جرح و تعدیل' ادب و لغت اور صرف و نحو میں اچھی دستگاہ رکھتے تھے۔ علمائے کرام نے ان کو تمام علوم اسلامیہ میں فائق قرار دیا ہے۔ لیکن حدیث اور اس کے متعلقہ فنون میں شیخ کا علم بہت بلند تھا۔ گجرات میں ان کے پایہ کا کوئی محدث نہ تھا۔ حدیث میں ان کے فضل و کمال پر تمام ارباب سیر متفق ہیں۔

مولانا سید عبدالحی الحسنی (۱۹۲۳ء / ۱۳۴۱ھ) نے یاد ایام کے نام سے گجرات کی تاریخ لکھی

ہے اس میں لکھتے ہیں

شیخ محمد بن طاہر پٹنی نے اپنی زندگی اس (حدیث) مفید اور بابرکت علم کی خدمت کے لئے وقف کر دی تھی۔ ان کا شمار ہندوستان کے اکابر علماء اور فاضل محدثین میں ہوتا ہے رئیس المحدثین اور ملک المحدثین کے لقب سے یاد کئے جاتے تھے۔ ان کے فضل و کمال اور علم حدیث میں خصوصیت و امتیاز کا آوازہ شہرت ہندوستان سے گزر کر دنیائے اسلام میں بھی بلند ہو گیا تھا(۹)

شیخ محمد بن طاہر پٹنی نے صرف احادیث کی شرح و توضیح اور اس کی علمی خدمت ہی انجام نہیں دی بلکہ اس کی نشر و اشاعت کو بھی اپنی زندگی کا مقصد قرار دیا تھا۔

مولانا آزاد بلگرامی لکھتے ہیں۔

خادم حدیث نبوی و ناصر سنن مصطفوی امت (۱۰)

شیخ محمد بن طاہر حدیث نبوی خادم اور سنن نبوی کے معین و مددگار تھے۔

**اخلاق و عادات:۔** شیخ محمد بن طاہر نہایت ذہین، سخی، فیاض، صلاح و تقویٰ سے آراستہ، زہد و ورع کا پیکر اور متانت و دیانت کا مجسمہ تھے۔ (۱۱)

**قوم کی اصلاح اور بدعات کی تردید:۔** شیخ محمد بن طاہر کتاب و سنت کی اشاعت اور اس کی ترقی و ترویج اور بدعات کی تردید و توبیخ میں بڑی شہرت و امتیاز رکھتے تھے اور اس معاملہ میں بہت سرگرم تھے۔ شیخ بوہرہ قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ اور ان کی قوم دو گروہوں بوہرہ سنی اور بوہرہ شیعہ میں بٹی ہوئی تھی اور ان دونوں گروہوں میں بہت سی بدعات کا رواج ہو چکا تھا۔ شیخ محمد بن طاہر جب حرمین شریفین سے واپس آئے اور ہمہ تن درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں مشغول ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ ہر طرف بدعات کا بازار گرم ہے اور غلط رسم و رواج دین کا جزو بنتے جا رہے ہیں اور اس کے ساتھ گجرات میں امراء و سلاطین کی خانہ جنگی کی وجہ سے مہدویت بھی زور پکڑ رہی ہے۔ تو آپ مہدویت کے خلاف اور بدعات کی تردید و استیصال پر کمربستہ ہو گئے۔ عقلی و نقلی دلائل اور ہر قسم کی دلیلوں سے عقائد حقہ کا اثبات کیا اور عقائد باطلہ کی تردید کی۔

حضرت شیخ محمد بن طاہر پٹنی کی اس خدمات جلیلہ کا اعتراف ارباب سیر اور علمائے کرام نے اعتراف کیا ہے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی (۱۶۴۲ء / ۱۰۵۲ھ) لکھتے ہیں

"بوہرہ قوم میں مروج بعض بدعتوں کی اصلاح کی اور اس قوم کے اہل سنت و بدعت میں

تفریق و امتیاز پیدا کر دیا انہوں نے ازالہ بدعات اور اس علاقہ کے اہل بدعت کی سرکوبی میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا۔ بالاخر انہیں متبدعین کے ہاتھوں ان کی شہادت واقع ہوئی۔" (۱۲)

علامہ سید سلیمان ندوی (۱۹۵۳ء / ۱۳۷۳ھ) لکھتے ہیں۔

ہندوستان واپس آکر بوہرہ قوم کو اہل سنت بنانے کے لئے کوشش بلیغ کی کہ اس راہ میں ۹۸۶ھ میں اجین کے قریب قصبہ سارنگ پور میں شہادت پائی۔ (۱۳)

**شہادت :۔** شیخ محمد بن طاہر نے شوال ۹۸۶ھ یکم نومبر ۹۸۶ء پٹن کے قصبہ سارنگ پور میں شہادت پائی اور لاش پٹن لائی گئی اور آبائی قبرستان میں دفن ہوئے۔ (۱۴)

## تصنیفات

شیخ محمد بن طاہر کی زندگی کتاب و سنت کی اشاعت اور بدعات کی تردید و توبیخ میں گزری۔ اور اس سلسلہ میں ان کو سکون میسر نہ آیا۔ تاہم وہ درس و تدریس اور تصنیف و تالیف سے بھی غافل نہ رہے۔ آپ کی تصانیف بہت علمی ہیں۔ علماء کرام نے آپ کی تصنیفات کی تعریف کی ہے۔ حدیث سے آپ کو زیادہ شغف تھا اور اس موضوع پر آپ کی کتابیں زیادہ ہیں۔

شیخ محمد بن طاہر کی جن کتابوں کی تفصیل مل سکی ہے ان کے نام اور ان کی مختصر تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) توسل (فن رجال سے متعلق ہے)

(۲) حاشیہ توضیح و تلویح (فقہ کی مشہور کتاب بہترین علمی حواشی)

(۳) چہل حدیث "۴۰ احادیث کا مجموعہ" (اربعین)

(۴) حاشیہ الجامع البخاری

(۵) حاشیہ الجامع الصحیح المسلم

(۶) حاشیہ مشکوۃ المصابیح

جیسا کہ ناموں سے ظاہر ہے کہ شیخ نے صحیحین اور مشکوۃ پر علمی حواشی تحریر کئے۔

(۷) حاشیہ مقاصد الاصول

(۸) خلاصۃ القواعد

(۹) دستر العرف

یہ دونوں رسائل علم صرف سے متعلق ہیں۔

(۱۰) رسالہ احکام بیئر
(۱۱) رسالہ امساک مطر
(۱۲) رسالہ فضیلت صحابہ
(۱۳) رسالہ کحلیہ
(۱۴) رسالہ کلیہ
(۱۵) سوانح نبوی (عربی)
(۱۶) سوانح نبوی (فارسی)
(۱۷) شرح عقیدہ (علم کلام میں)
(۱۸) طبقات حنیفہ
(۱۹) عدۃ المتعبدین
(۲۰) کفایہ المفرطین (شافیہ کی شرح اور علم صرف میں)
(۲۱) مختصر اتقان (علامہ جلال الدین کی مشہور کتاب اتقان کا مختصر)
(۲۲) مختصر مشطریہ
(۲۳) بالغ الاصول (صحاح ستہ کی احادیث کا مجموعہ)
(۲۴) نصاب المیزان (علم منطق میں)
(۲۵) نصاب البیان (علم معانی میں)
(۲۶) نصیحۃ الولاۃ الرعاۃ والرعیۃ اس کا دوسرا نام "تحفۃ الولاۃ و نصیحۃ الرعیۃ والرعاۃ" بھی ہے اس کتاب کی تالیف کا پس منظر یہ ہے کہ سلطان محمود حاکم گجرات کی وفات کے بعد شیرخان اور موسیٰ خان فولادی حاکم پٹن خودمختار ہو بیٹھے یہ دونوں فرقہ مہدویہ کے پیرو تھے اور اہل سنت کو بہت ایذا اور نقصان پہنچاتے تھے۔ ان کو اس ظلم و جور سے روکنے کے لیے شیخ محمد بن طاہر پٹنی نے یہ رسالہ تحریر فرمایا۔ اور اس کا ایک نسخہ شیرخان اور موسیٰ خان کو بھیجا اس میں اللہ تعالیٰ کا خوف' عدل اور ظلم وغیرہ سے متعلق اچھے الفاظ میں پند و نصائح تحریر فرمائے۔

اس کتاب میں جن مباحث پر بحث کی گئی ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے۔
شروع میں پہلے مقدمہ ہے۔ اور اس کی کتاب میں سات فصلیں ہیں۔
پہلی فصل مکارم اخلاق پر ہے۔
دوسری فصل کا عنوان ہے۔ فصل فی فضلہ (اس میں سلطان عادل کی فضیلت پر تفصیل

سے گفتگو کی ہے۔

تیسری فصل کا عنوان ہے فصل فی خطرہ۔ اس فصل میں یہ دکھایا گیا ہے کہ اقتدار و بادشاہی جہاں عز و شرف کی چیز ہے وہاں اس کے کچھ لوازم بھی ہیں۔ جن کی بجاآوری سلطان پر ضروری ہے۔ وہاں اس کے کچھ لوازم بھی ہیں۔ جن کی بجاآوری سلطان پر ضروری ہے۔ اور اگر سلطان ان لوازمات کی پرواہ نہیں کرتا۔ اور ان کو بجا لانے میں کوتاہی کرتا ہے تو قیامت کے روز یہ کوتاہیاں اس کو گرفتار عذاب کر سکتی ہیں چوتھی فصل کا عنوان ہے۔ فصل درسیرت سلاطین سلف اس فصل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنھم کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

پانچویں فصل کا عنوان ہے۔ فی شرائط السلطنت۔

اس میں اس پر بحث کی گئی ہے کہ بادشاہوں کو کون سے امور سرانجام دینے چاہئیں اور کون سے امور سے اجتناب کرنا چاہئے چھٹی فصل کا عنوان ہے حقوق رعایا۔ اس فصل میں یہ بتایا گیا ہے کہ مسلم و غیر مسلم رعایا کے بادشاہ پر کیا حقوق ہیں۔

ساتویں فصل کا عنوان ہے "بعض نصائح" اس فصل میں شیخ محمد طاہر پٹنی نے سلطان کے نام امام غزالی کا ایک خط درج کیا ہے۔

**حدیث اور متعلقات حدیث پر شیخ محمد بن طاہر پٹنی کی تصنیفات :۔** شیخ محمد بن طاہر پٹنی نے حدیث اور متعلقات حدیث پر جو کتابیں لکھی ہیں۔ ان کو یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔

**۲۸۔ المغنی فی ضبط الرجال :۔** حضرت شیخ محمد بن طاہر پٹنی کی یہ کتاب اسماء الرجال سے متعلق ہے۔ اس میں آپ نے رواۃ و رجال کے ناموں کو ضبط کیا ہے۔ اور ان کی تصحیح کی ہے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں۔

"ورسالہ دیگر مسمی بمغنی کہ تصحیح اسماء الرجال کردہ بے تعرض بہ بیان احوال بغایت مختصر و مفید" (۱۵)"دوسرا رسالہ مختصر جو مغنی کے نام سے موسوم ہے اس میں رجال کے ناموں کی تصحیح کی گئی ہے اور ان کے حالات سے کوئی تعرض نہیں کیا گیا ہے۔ نہایت مختصر مگر مفید ہے"

المغنی میں شیخ محمد بن طاہر پٹنی نے کتاب کے آخر میں رسم کتابت پر ایک فصل لکھی ہے اور دوسری فصل میں علمائے کرام کی تاریخ پیدائش و وفات کی نشاندہی کی ہے۔

یہ کتاب متعدد بار چھپ چکی ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۴۴۹ء / ۸۵۲ھ) کی تقریب تہذیب کے حاشیہ پر بھی طبع ہوئی ہے۔

**تذکرۃ الموضوعات :۔** یہ کتاب بھی بہت اہم محققانہ ہے شیخ محمد بن طاہر نے یہ کتاب ۱۵۵۱ء / ۹۵۸ھ میں تصنیف کی۔ اس کتاب میں مصنف نے موضوع احادیث پر بحث کی ہے اور لفظ "موضوع" پر محدثین کرام اور نقاد ان فن کے اقوال بھی نقل کئے ہیں۔ شیخ محمد بن طاہر موضوعات پر بحث کرتے ہوئے مقدمہ میں لکھتے ہیں۔

اگر کوئی مصنف کسی حدیث کو موضوع بتائے تو جب تک دوسرے ذرائع سے اس کی تصدیق نہ ہو جائے اس حدیث کو موضوع نہ سمجھا جائے۔

تذکرۃ الموضوعات میں مصنف نے مختلف عنوانات قائم کر کے ان کے تحت حدیثیں درج کی ہیں۔ شیخ نے یہ کتاب بڑی محنت، تحقیق و کاوش سے لکھی ہے اور اس کی تالیف میں جن کتابوں سے مدد لی ہے۔ اس کا مقدمہ میں ذکر کیا ہے مصر سے یہ کتاب چھپ چکی ہے۔

**قانون الموضوعات :۔** یہ کتاب بھی ایک جامع عمدہ، مفید اور علمی ہے، اس میں شیخ نے حروف تہجی کی ترتیب سے کذاب راویوں کے حالات لکھے ہیں۔ آخر میں دو فصلوں میں کنیت اور نسب کا تذکرہ کیا ہے اور اس کے ساتھ ان کے اوصاف پر بھی بحث کی ہے۔ جن سے ان کا غیر معتبر ہونا واضح ہو جاتا ہے۔

شیخ محمد بن طاہر پٹنی اس کتاب کے بارے میں لکھتے ہیں کہ تذکرۃ الموضوعات سے فارغ ہو کر میں نے ارادہ کیا کہ ضعیف، کذاب، وضاع اور مفتری راویوں کو جمع کر دوں، تاکہ اس کی حیثیت موضوع روایات کی معرفت اور ضعیف اور بنائی ہوئی حدیثوں کے ضبط کے بارہ میں ایک کلی قاعدہ و قانون کی ہو جائے۔

یہ کتاب بھی تحقیق و کاوش کا نتیجہ ہے اور تذکرۃ الموضوعات کے ساتھ طبع ہو چکی ہے۔

**مجمع البحار الانوار :۔** اس کتاب کا اصل اور مکمل نام "مجمع البحار الانوار فی غرائب التنزیل و الاخبار" ہے مگر اختصار کی بناء پر "مجمع البحار" کے نام سے مشہور ہے مصنف کی یہ کتاب بڑی جامع اور مہتم بالشان ہے اور ان کا بیان ہے کہ میں نے اس کی بنیاد نہایہ ابن اثیر پر رکھی ہے۔

مجمع البحار ایک جامع لغت ہے اس میں قرآن مجید اور حدیث کے مشکل الفاظ کی لغوی تحقیق کی گئی ہے۔

یہ کتاب اگرچہ مشکل اور غریب الفاظ حدیث کی توضیح کے لئے لکھی گئی ہے۔ اور اس لحاظ سے یہ واقعتہ" عدیم المثال ہے۔ مگر مصنف نے چونکہ اس میں ان حدیثوں کو بھی منتقل کر دیا

ہے۔ جن میں یہ الفاظ مذکور ہیں۔ اس طرح یہ حل لغات کے علاوہ حدیثوں کی عمدہ شرح و تفسیر بھی ہے۔ اسی لئے علمائے کرام نے اس کو صحاح ستہ کی شرح بھی کہا ہے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی ۱۶۴۲ء / ۱۰۵۲ھ فرماتے ہیں۔

از آنجملہ کتاب امت کہ متکفل شرح صحاح امت مسمی بہ مجمع البحار

ان کی تصنیفات میں ایک کتاب جو صحاح ستہ کی شرح کی ضامن ہے اس کا نام یہ مجمع البحار ہے۔

تاریخ احمدی میں ہے۔

صحاح ستہ کی شرح کو حاوی ہے۔ (۱۹)

شیخ محمد بن طاہر کے پوتے شیخ عبدالوہاب ۱۶۷۵ء / ۱۰۸۶ھ فرماتے ہیں۔

مجمع البحار ایک طرح سے احادیث کی شرح ہے

علامہ سید سلیمان ندوی ۱۹۵۳ء / ۱۳۷۳ھ لکھتے ہیں۔

مجمع البحار گو ظاہر حدیث کی لغت ہے۔ مگر علمائے محدثین کے اعتراف کے مطابق وہ درحقیقت صحاح ستہ کی شرح ہے۔ (۲۱)

مجمع البحار احادیث کی طرح قرآنی الفاظ کی بھی جامع لغت ہے۔ محی السنہ امیر الملک والا جاہی مولانا سید نواب صدیق حسن خاں قنوجی رئیس بھوپال (۱۸۹۰ء / ۱۳۰۷ھ) لکھتے ہیں۔

مجمع البحار عمدہ اور پاکیزہ کتاب قرآن و حدیث کے غرائب کی جامع ہے جس کے پاس یہ کتاب موجود ہو۔ اس فن کی دوسری کتاب کی احتیاج نہیں رہتی۔ (۲۲)

مولانا حبیب الرحمان خان شروانی (۱۹۵۰ء / ۱۳۶۹ھ) لکھتے ہیں

اس میں کلام مجید اور حدیث کے مشکل لغات کا حل اس انداز سے کیا ہے کہ صحاح ستہ کی شرح بھی ضمناً ہو گئی ہے۔ (۲۳)

ڈاکٹر زبید احمد صاحب رقمطراز ہیں

مجمع البحار شیخ محمد بن طاہر پٹنی کی تصنیف تالیف ہے اس کو اپنے استاد شیخ علی متقی کے نام گرامی سے معنون کیا ہے یہ تصنیف قرآن و حدیث کا جامع لغت ہے۔ الفاظ کی ترتیب مادہ کے حروف پر ہے۔ ایک مادہ کے جس قدر حروف قرآن و حدیث میں آتے ہیں۔ ان سب کو ایک جگہ بیان کرتے ہیں اور جن احادیث میں وہ الفاظ آئے ہیں۔ ان کو بھی نقل کرتے ہیں۔ اس سے پہلے غرائب قرآن و حدیث پر کئی کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ لیکن میری ناقص رائے میں یہ سب سے

معتبر اور جامع تر ہے۔ (۲۴)

صاحب معجم المطبوعات یوسف الیان سرکیس لکھتے ہیں۔

آیات و حدیث کے مطالب کے کشف اور کتاب و سنت کے معانی کی توضیح کے لئے یہ بڑی جامع کتاب ہے۔ (۲۵)

شیخ محمد بن طاہر نے مجمع البحار میں احادیث نقل کی ہیں۔ ان کی سندیں حذف کر دی ہیں اور غالباً یہ طوالت کے خوف سے کیا ہے مگر اس کے ساتھ یہ کیا ہے کہ جس کتاب سے حدیث نقل کی ہے اس کا حوالہ دے دیا ہے۔

مجمع البحار بہت جامع کتاب ہے اور اس کو بہت شہرت اور مقبولیت حاصل ہوئی اور مصنف کی زندگی میں بھی اس کو بہت شہرت اور مقبولیت حاصل ہوئی اور اس کی نقلیں اور نسخے دوسرے اسلامی ممالک میں پھیل گئے تھے۔ تذکرہ نویسوں کی رائے یہ ہے کہ شیخ محمد بن طاہر پٹنی نے یہ کتاب لکھ کر علمائے کرام پر بہت احسان کیا ہے۔

مولانا حبیب الرحمان اعظمی لکھتے ہیں۔

"علمائے اعلام نے اس کی جانب غیر معمولی اعتنا کیا۔ یہی وجہ ہے کہ مصنف کی زندگی میں ہی یہ کتاب پورے طور پر مقبول ہو گئی اور اس کی نقلیں دور دراز کے شہروں میں پھیل گئیں۔ انہوں نے اس کی نقل میں ایسی رغبت دکھائی کہ ہندوستان کے شہروں کا شاید ہی کوئی قابل ذکر کتب خانہ ایسا ہو جس میں اس کا نسخہ موجود نہ ہو۔ یہ کتاب علوم دینیہ سے شغف رکھنے تمام اصحاب علم کے پیش نظر رہتی ہے۔ ان کے حوالہ و ماخذ کا کام دیتی ہے۔ اور وہ اس سے مشکلات میں استفادہ کرتے ہیں۔ (۲۶)

کتاب کے مقدمہ میں شیخ محمد طاہر پٹنی نے علم حدیث کی اہمیت بیان کی ہے۔ اور غرائب حدیث پر ان سے پہلے جن علمائے کرام نے کتابیں لکھی ہیں ان کا تذکرہ کیا ہے اور اس کے ساتھ مجمع البحار کے لکھنے کے بارے میں اپنا نقطہ نظر واضح کیا ہے۔ کتاب کے آخر میں مصطلحات حدیث پر بھی بحث کی ہے۔

مجمع البحار اپنے موضوع کے اعتبار سے بہت مفید اور کار آمد کتاب ہے۔ حدیث کی تشریح و تفسیر میں بہت جامع اور عمدہ کتاب ہے۔ مصنف نے اس میں نہایہ ابن اثیر کو سمیٹ لیا ہے اور اس میں متعدد اضافے بھی کئے ہیں اور شرح میں مصنف نے شارحین کے بیان پر اضافہ بھی کیا ہے۔

شیخ محمد بن طاہر پٹنی نے اس کتاب کا تکملہ اور ذیل بھی لکھا ہے۔ جو اس کتاب کے آخر میں شامل ہے۔

مجمع البحار کا ایک قلمی نسخہ مصنف کے ہاتھ کا لکھا ہوا ابھی تک محفوظ ہے۔

اسلامی علوم و فنون کی کتابوں کی اشاعت میں مطبع نول کشور کے کارنامے اظہر من الشمس ہیں۔ انہوں نے مجمع البحار کے ۶ قلمی نسخے حاصل کئے۔ اور مولانا محمد مظہر سے مقابلہ و تصحیح کرا کر ۱۸۶۶ء / ۱۲۸۳ء میں مطبع نول کشور لکھنؤ سے شائع کیا اور اس کے بعد اس کے کئی ایڈیشن شائع ہوئے اور یہ کتاب تین جلدوں میں چھپی

۱۹۶۷ء / ۱۳۸۷ھ میں مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی سعی و کوشش سے مجمع البحار کا نیا ایڈیشن دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدر آباد دکن سے شائع ہوا ہے۔ مجمع البحار کے اس نسخہ کی تصحیح مولانا عبدالحفیظ بلیاوی مرحوم نے کی۔ اور نگرانی مولانا حبیب الرحمان اعظمی نے کی۔ مولانا حبیب الرحمان اعظمی نے اس پر ایک فاضلانہ، تحقیقی اور جامع مقدمہ بھی تحریر کیا ہے۔ مجمع البحار کا یہ ایڈیشن پہلے تمام ایڈیشنوں سے بہتر اور کتابت و طباعت میں معیاری ہے۔


۱۔ اتحاف النبلاء ص ۳۹۸
۲۔ رود کوثر ص ۳۹۰، ۳۹۲
۳۔ ابجد العلوم ص ۹۰۱
۴۔ اخبار الاخیار ص ۲۶۴
۵۔ ماثر الکرام ج ا ص ۱۹۴
۶۔ اتحاف النبلاء ص ۹۸
۷۔ گجرات کی تمدنی تاریخ ص ۱۹۹
۸۔ گجرات کی تمدنی تاریخ ص ۳۲۳
۹۔ یاد ایام ص ۵۵
۱۰۔ ماثر الکرام ج ا ص ۱۹۴
۱۱۔ شذرات الذہب ج ۸ ص ۴۱۰
۱۲۔ اخبار الاخیار ص ۲۶۴
۱۳۔ مقالات سلیمان ج ۲ ص ۱۸
۱۴۔ ماثر الکرام ج ا ص ۱۹۵
۱۵۔ تاریخ اہل حدیث ص ۳۸۸
۱۶۔ مقدمۃ تذکرۃ الموضوعات
۱۷۔ قانون الموضوعات ص ۲۳
۱۸۔ اخبار الاخیار ص ۲۶۴
۱۹۔ تاریخ احمدی ص ۱۳۷
۲۰۔ رسالہ مناقب ۹۹
۲۱۔ مقالات سلیمان ج ۲ ۱۸
۲۲۔ اتحاف النبلاء ص ۱۳۴
۲۳۔ مقالات شروانی ص ۳۹۸
۲۴۔ معارف اعظم گڑھ دسمبر ۱۹۴۲ء
۲۵۔ معجم المطبوعات کالم ۱۶۷۱
۲۶۔ مقدمہ مجمع البحار مطبوعہ حیدر آباد
۲۷۔ گجرات کی تمدنی تاریخ ص ۲۲۳